سوال

(142) نماز عید کی قضا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص نماز عید میں بحالت تشہد ملے تو اسے کیا کرنا چاہیے یا اس کی نماز عید رہ جائے تو کیا اسے قضا کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے؟ وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ مل جائے اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔''[1]

یہ حکم مطلق ہے کہ امام کے ساتھ جتنی نماز ملے وہ پڑھ لینی چاہیے اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لینا چاہیے۔ اس بناء پر جو شخص نماز عید کے لیے بحالت تشہد شامل ہوا ہے اسے چاہیے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور نماز عید کے طریقہ کے مطابق دو رکعت نماز ادا کر لے جیسا کہ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر آدمی امام کو تشہد میں پائے تو اس کے ساتھ بیٹھ جائے، اور جب امام سلام پھیر لے تو کھڑا ہو جائے اور دو رکعت ادا کر لے اور ان رکعات میں تکبیرات بھی کہے۔''[2]

جس کی نماز عید رہ جائے وہ اس کی قضا اسی طرح ادا کرے جس طرح نماز عید پڑھی جاتی ہے یعنی وہ رکعت ادا کرے اور اس میں اس طرح تکبیریں اور ذکر کرے جیسے نماز عید میں کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں سعودی افتاء کمیٹی کا فتویٰ حسب ذیل ہے:

''نماز عیدین کی ادائیگی فرض کفایہ ہے اگر اتنے افراد پڑھ لیں جو کافی ہوں تو باقی افراد سے اس کا گناہ ساقط ہو جاتا ہے اور جس کی یہ نماز فوت ہو جائے اور وہ اس کی قضا دینا چاہے تو اس کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ خطبہ کے بغیر نماز عید کے طریقہ کے مطابق اسے ادا کر لے۔''[3]

---

[1] صحیح بخاری، الاذان: ٦٣٦۔

[2] مغنی، ص: ٢٨٥، ج ٣۔

[3] فتاویٰ اللجنة الدائمة، ص: ٣٠٦، ج ٨۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد3۔ صفحہ نمبر 144

محدث فتویٰ